سوال

(894)تامرگ بھوک ہڑتال غیر اسلامی فعل ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(۱)تامرگ بھوک ہڑتال کرنا اسلام میں جائز ہے یا ناجائز؟

(۲)اوراگرناجائزہے تواس کی شرعی سزاکیا ہے ؟

(۳)تامرگ بھوک ہڑتال کرنے والے کی حمایت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

(۴)اگرناجائزہے تواس کی سزاکیا ہوگی؟

(۵)علمائے کرام کاتامرگ بھوک ہڑتال کے بارے میں خاموشی اختیار کرنا کیسا ہے؟ (گلفام نبی میمن۔حیدرآباد) (۲۱فروری ۱۹۹۲ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تامرگ بھوک ہڑتال کرنا غیر اسلامی تصوراور اللہ کی رحمت سے یأس اور ناامیدی کی عکاسی کرتا ہے۔ایک مومن کے لائق نہیں ہے کہ لمحہ بھر بھی اپنے محسن اعظم اللہ رب العزت سے روگردانی کرکے تعلق منقطع کرے۔ نفع ونقصان اورخیر وشر سب اسی کے ہاتھ میں ہے۔

کائنات کے فہیم ترین انسان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کورسولِ اعظمﷺ نے فرمایا تھا:

’وَاعلَم اَنَّ الاُمَّةَ لَوِاجتَمَعَت عَلَی اَن یَنفَعُوکَ بِشَیءٍ لَم یَنفَعُوکَ اِلَّا بِشَیءٍ قَد کَتَبَهُ اللّٰهُ لَکَ ، وَلَوِاجتَمَعُوا عَلَی اَن یَضُرُّوکَ بِشَیءٍ لَم یَضُرُّوکَ اِلَّا بِشَیءٍ قَد کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیکَ ، رُفِعَتِ الاَقلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ‘ (سنن الترمذی، وقال حدیث حسن صحیح، ، رقم: ۲۵۱٦، عمل الیوم واللیلة لابن السنی، رقم: ۴۲۵)

’’یعنی سب لوگ جمع ہوکر اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچانا چاہیں تو صرف اسی قدر دے سکتے ہیں جو کچھ اللہ نے تیرے لیے لکھا ہے۔ اور اگر سب لوگ جمع ہوکر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو صرف اسی قدرپہنچا سکتے ہیں جو تیرے مقدر میں ہے۔ قلمیں کتابت سے فارغ ہوچکیں اور صحیفے خشکی کا مظہر ہیں۔‘‘

اور دوسری روایت میں ہے :

'اِحفَظِ اللّٰہ تَجِدہُ اِمَامَکَ ، تَعَرف اِلَی اللّٰہِ فِی الرِّخَاءِ یَعرِفکَ فِی الشِّدَّۃِ' (مسند احمد، رقم : ۲۸۰۳، المعجم الکبیر للطبرانی، رقم : ۱۱۲۴۳)

''یعنی اللہ سے تعلق پیدا کر تو اُسے سامنے پائے گا۔ آسانی میں اسے راہ ورسم پیدا کر وہ سختی میں تجھے پہچان لے گا۔''

قرآنِ مجید نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا قول بایں الفاظ نقل کیا ہے :

یٰبَنِیَّ اذهَبوا فَتَحَسَّسوا مِن یوسُفَ وَأَخيهِ وَلا تَا۟يـَٔسوا مِن رَوحِ اللَّهِ إِنَّهُ لا يَا۟يـَٔسُ مِن رَوحِ اللَّهِ إِلَّا القَومُ الكـٰفِرونَ ٨٧ ... سورة یوسف

''بیٹا (یوں کرو کہ ایک دفعہ پھر) جاؤ اور یوسف اور ان کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو کہ اللہ کی رحمت سے بے ایمان لوگ نا اُمید ہوا کرتے ہیں۔''

دوسری جگہ فرمایا :

أَمَّن يُجيبُ المُضطَرَّ إِذا دَعاهُ وَيَكشِفُ السّوءَ وَيَجعَلُكُم خُلَفاءَ الأَرضِ أَءِلـٰهٌ مَعَ اللَّهِ قَليلًا ما تَذَكَّرونَ ٦٢ ... سورة النمل

''بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دُور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے۔ (ہر گز نہیں)''

نیز فرمایا :

وَلا تُلقوا بِأَيديكُم إِلَى التَّهلُكَةِ ... ١٩٥ ... سورة البقرة

نیز مصائب و مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کا طریقہ کار یہ تھا کہ آپ ﷺ نماز میں منہمک ہو جاتے تھے۔

ان نصوصِ صریحہ سے معلوم ہوا کہ ہر حالت میں اعتماد بندوں کی بجائے صرف اللہ کی ذات پر ہونا چاہیے۔ کلمہ لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ کا مفہوم بھی یہی ہے۔

اور اگر کوئی ناعاقبت اندیش اس حالت میں مرجاتا ہے تو اس نے علی وجہ البصیرت جہنم کا مہنگا سودا کیا ہے۔ اہل اصول فرماتے ہیں :

'مَن تَعَجَّلَ بِشَیئٍ قَبلَ اَوَانِہٖ عُوقِبَت بِحِرمَانِہٖ'

دوسرے لفظوں میں اس فعل کا نام خودکشی بھی رکھا جا سکتا ہے جس کی وعید کے بارے میں کتاب وسنت میں بے شمار نصوص ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔

بہر صورت فعل ہذا کے ارتکاب سے اجتناب ایک ضروری امر ہے۔ اس لیے کہ انسانی جسم چونکہ اللہ کی امانت ہے لہٰذا اس کی حفاظت بذمہ انسان ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَلا تَقتُلوا أَنفُسَكُم إِنَّ اللَّهَ كانَ بِكُم رَحيمًا ٢٩ ... سورة النساء

''اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو کچھ شک نہیں کہ اللہ تم پر مہربان ہے۔''

ذمہ داران سے مطالبات تسلیم کرانے کی بیسیوں شکلیں ہیں۔ کسی بھی مباح شکل کو بطورِ تدبیر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ بِیَدِہِ الخَیرُ اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیئٍ قَدِیرٌ

علماء پر ضروری ہے کہ منکر کا انکار کریں تاکہ فعل تقصیر سے بری الذمہ قرار پائیں۔ واللہ ولی التوفیق۔ اور مرتکب کی شرعی سزا صرف تائب ہونا ہے۔

'اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ'(سنن ابن ماجہ، بَابُ ذِکْرِ التَّوْبَۃِ، رقم: ۴۲۵۲)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:606

محدث فتویٰ